بعون صناع ملکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان





مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع ہوئی

احوال نظام مداح رسول انام صلعم

یعنی نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مردان علیخان بہادر تحنت قائم جنگ
وزیر اعظم ملک مارواڑ

آپکو پابندی صوم و صلوٰۃ تو ابتدا سے ہی تھی مگر آغاز شباب سے شغل اوراد بھی روز افزون رہا آغاز جوش جوانی مین جوش طبیعت جسطرف آتا ہے ٹوٹ کر آتا ہی چنانچہ آپکو تلاوت اوراد و وظائف کے علاوہ درود اور قصاید کا ذوق دامنگیر ہو گیا آخر بقول سلے ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + حالانکہ آپکو کسی سے اب تک بیعت نہین ہے تلاش اور شوق البتہ ہے مگر جب خدا و رسول رہبر ہو تو پھر کیا چاہیے چنانچہ ایک عرصہ تک ولولہ شوق دلی اور جذب قلبی نے روز افزون ترقی پکڑی یہانتک کہ برسون عالم شب بیداری رہا جب ہی سے عادت کم خوابی و کم خواری ہے اور ہر رمضان مین بلکہ یون بھی مدتون ایک وقت کی غذا پر اکتفا ہوتا ہے اسی ورد خوانی مین شوقیہ کئی چلے بھی بلا ترک اور با تحریک

جلالی و جمالی وغیرہ بھی سیکھے اور درود کبریت احمر اور حزب البحر اور قصیدہ بردہ
وغیرہ کی باترک حیوانات مکرر زکات دی اور بہت سے بزرگون کی اجازت لیکر
برسون یون بھی بطور ورد پڑھا اوسکے علاوہ اور بہت سے درود اور نیز درود المستغاث
و قصیدہ ہای بانت سعاد اور غوثیہ اور دعای سریانی وغیرہ بھی وردمین رہی اور دیگر اوراد
آیات و دعاہای شبانہ روزی و حصن حصین وغیرہ و اسمای الٰہی علاوہ اور اوسی مانند ہین
جسکے شروع کو دس بارہ برس گذر چکے تھے تین ماہ رمضان کی شب زندہ داری مین
شب قدر بھی دیکھی جو اوس سال مین چوبیسوین ۲۴ ماہ رمضان کی رات کو وقت دو بجے
شب کے واقع ہوئی تھی اور ایک نور منور جانب شرق سے آسمان تک پیدا ہو کر
محیط ہو گیا تھا اور از خود دل کو عجیب طرح کا قرار اور تسکین اوسوقت حاصل تھی جسقدر
اس عرصہ تک تعلقات خانگی و منصبی کم تھے اوسیقدر اسطرف صرف اوقات زیادہ تھا
جسقدر آیندہ زمانے مین تعلقات بڑہتے گئے اوسیقدر کثرت اوراد درود قلت آتی گئی
مگر جو بات کہ دل پر نقش کالحجر ہو جاے اور دل مین اوسکا قرار سما جاے وہ کب موقوف ہو سکتی ہے
چنانچہ باانہمہ تعلقات منصبی و مالی و ملکی آپ درود و قصیدہ بردہ وغیرہ جسقدر ہو سکا
پڑہا کیے مگر التزام نہین رہا اور ترک بھی ہو ہو گیا تاہم آپ کو محبت قلبی جو ذات آنحضرت صلعم
سے ابتدا سے تھی وہ بدستور روز افزون رہی چنانچہ اکثر عبادات بدنی الا اور مالی اور
خیرات کا ثواب اور نیاز اور فاتحہ آپ آنحضرت صلعم کی روح پرفتوح پر جاری رکھتی ہین
اور کوئی ساعت نہین ہے کہ دل سے خیال حضور صلعم کا بھولتا ہو بارہا ارادہ حرمین شریفین کا
بھی کیا اور ہے مگر مشیت رب سے وقت پر منحصر ہے خدای عز و جل یہ آرزو بھی بخیر و
سعادت پوری کرے آمین جبکہ ایک بندہ کمترین کو دلی نسبت حضرت رحمۃ للعالمین سے ہو

تو آپ کی شان رحمت عالمیان و بندہ نوازی مقتضی اسکی ہے کہ بقول دہ دردنیا
ہفتاد در آخرت آپ ایسے طالب صادق سے کیون نہ خلق محمدی سے پیش آمین
چنانچہ کمال رحمت و ذرہ نوازی آنحضرت صلعم سے ابتدای آغاز شباب و دروزخوانی سے
زمانہ حال تک کرات مرات آنحضرت صلعم نے اپنی زیارت شریعت سے خواب مین
مشرف فرمایا جو بقول حدیث صحیحہ من رآنی فقد رآنی والشیطان لایتمثل بی
آن حضرتؐ کی زیارت عین آپکی ہی زیارت ہے صل علی اول بار آپ نے عالم خواب مین
جنگل مین آنحضرت صلعم کو ایک چاہ سے پانی بھی پلایا پھر ایک بار بلا زکات صرف
ورد قصیدہ بردہ مین آپ نے اپنی کوٹھی مین مع دو صحابہ کرام خلیفہ اول و دوم
رضی اللہ عنہما کے آنحضرت کی امامت سے نماز صبح باجماعت پڑھی اور اوسکے اندر
خود ایک اعجاز محمدی واقع ہوا کہ جو دعا حضرت نظام نے بعد نماز مانگی تھی اور اوس سے
برسون سے یاس ہوگئی تھی وہ بے سبب اور از خود اوسیدن پوری ور حاصل ہوگئی
ایک بار زکات قصیدہ بردہ مین وقت شب زیارت ہوئی نصیب سے اوسوقت
آپکو جنابت تھی اسلیے نماز ہمراہ نہ پڑھ سکے مگر نقش پای آنحضرت صلعم جو تر زمین پر
چلتے وقت منقش ہوئے تھے اوسکو ہر قدم پر ہاتھ سے چوم کر آنکھون سے لگاتے رہے
مگر دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے نماز عصر کی امامت کی اور ہر دو خلفای اول و دوم رضی نے آپ کے
ساتھ نماز پڑھی۔ ایک بار آپ نے دریا کنارے زیارت کی۔ ایکبار مسدس مطلع
بصورت تونگار سے نہ آفریدہ خدا   ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا
نصف شب کو کھکر آپ لیٹے تھے کہ خواب مین ایک نفیس مکان مصفا و منورا اور دہستن مین
ایک عرب بزرگ نے لیجا کر اکثر تبرکات آنحضرت صلعم کی زیارات کرائی یہ گویا صلہ

اوس ترجیع کا تھا جو بحقیقت قابل داد و صاد کے ہے دو بار زیارت مدینہ منورہ سے
اور علی نہاد دو بار خوابمین زیارت کعبۃ اللہ سے مشرف ہوے - ایکبار زیارت کربلائے معلے
سے بھی عالم رویامین شرف حاصل کیا چونکہ حب نبیؐ کا جزو حب اہلبیت علیہم السلام ہے
اسلیے آپکو محبت اہلبیت علیہم السلام سے بھی ویسی ہی ہے چنانچہ ایکبار کچھ دن ہر
حالت ملال و سکوت مین آپ نے جناب امیر علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک خوش ہیکل
اسپ عربی پر سوار شان حیدری سے قریب آے اور تسلی فرمائی آنکھہ سکوت مین
بند تھی آنکھہ کھولکر دیکھا کہ وہ شبیہ بعینہ سامنے موجود ہے حالانکہ اسکا ذرا بھی تصور اور
گمان نتھا اور معاً وہ تمام ملال دفعتاً از خود دل سے اوسیوقت نسیاً و منسیاً ہو گیا
پھر ایکبار افق شرق سے تین مینار نور کے سر بفلک دیکھے جنمین وسط کا بڑا اور جانبین
مین ایک کم اور ایک اوس سے بھی کم تھا اوسوقت خواب مین آپ نے ایک
مخاطب سے کہا کہ دیکھو یہ نور جناب علی علیہ السلام اور یہ دونو نورین امامین حسنین
علیہما السلام ہین جیسے کوئی پہلے سے جانتا ہے ایکبار زیارت حضرت خواجہ
معین الدین چشتی سید حسنی و حسینی سلطان الاولیاء ہند کی کی ہے اور آپ نے
ایک نقش حسب المطلب عطا فرمایا اور ماہ ناقص و بدر کامل کو بارہا دیکھا اور بارہا پر لگی آنکھو
اوڑتے دیکھا اور ایک بار ایک مجذوب کامل مادرزاد کو ایک بزرگ کی قبر پر مناقب
پڑھتے حالمین دیکھا اور اوسی صبح کو اوسی بزرگ کی وہی کیفیت جاگتے مین ظہور مین
آئی ایک روز مجذوب کو آپ نے سفر مین تین چار سو میل کے فصل سے دیکھا کہ اوسکا
لب زیرین آپ چوس رہے ہین اور مزہ اوسکا عجیب شیرین و مفرح ہے اور اوسکی
تعبیر آپ نے یہ دی کہ اوسوقت اون بزرگ کا وصال ہو گیا چنانچہ بعد عرصہ کے وہ بات

سچ نکلی اور اوسنے آپ کو مرتے وقت مکرر دریافت کیا اور اوسیوقت اونکی قضا کی
جس روز بعالم رویا اونکو دیکھا تھا اور اور بعض بزرگون کی بھی زیارت کی اور بارہا
رویاے صادقہ دیکھین الغرض مین کلام الٰہی سے یہ سب شرف اور صفاے قلب ثمرہ
اوس اوراد اور خلوص قلبی کا ہے اللہم زد اور اسیوجہ سے آپ دل کے بھی بہت
صاف ہین اور نفاست اور طہارت لباسی و بدنی و مکانی کے بھی ازحد پابند
اور یہ سب نتیجہ صفاے قلب کا درود وغیرہ کی برکت سے ہی بلکہ بغیر واسطہ عمل کے
اجنسے نے آپ کی بارہا اعانت کی آپ پر اکثر سالک اور مجذوب فقرا کی نظر عنایت
رہی ہی اور آپ کی جدہ ایک بزرگ خاندان سادات گرامی سے تھین اسلیے آپ
اس شرف سے شریف بھی ہین یعنی شریف وہ ہے جسکا سلسلہ مادری سادات سے ہو
الغرض یہ سب مناسبتین ذاتی و صفاتی آپ کے حال کے مناسب واقع ہوئی ہین
جو ہر ایک کو بہت کم نصیب ہوتی ہین خدا کا بڑا احسان و شکر ہی جو کہ آپ کو دلی
مناسبت آنحضرت صلعم سے ہے اسلیے آپ نے جو ولولہ طبیعت سے کسیقدر
نظم نعت آنحضرت صلعم اور اور بزرگون کی شان مین بھی لکھا ہے وہ گویا حالیہ ہے
جو تبرکاً و تیمناً حرز جان محمدیان کیا جاتا ہے اور یہ ذکر خیر صرف اسلیے حوالہ قلم
حقیقت رقم ہوا ہے کہ اہل بصیرت و عبرت اوسے متنبہ ہو کر سمجھ لین کہ ایسے
نیک ذوق شوق سے اہل ایمان کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے جو باعث خیر و برکت
ابدی اور نجات و سعادت سرمدی ہے۔ بزرگان دین کا قول ہے کہ کثرت
درود سے شرف زیارت حاصل ہوتا ہے سچ ہے آپ کا قول ہے کہ درود
بلا قید بعد نماز با وضو اگر زیادہ پڑھا جاے تو بہت بہتر ہے اور خاص واسطہ محبت

وزیارت و فیضان رحمت آنحضرت صلعم کے بعد نماز صبح اور افضل بعد نماز عشا
با وضو با خوشبو درود کا پڑہنا ہی بہتر ہے جسقدر معمول کر لیا جاوے اور ہر روز ایکبار
ہوسکے تو بہتر ورنہ ضرور ہر پنجشنبہ کو ہمیشہ قصیدہ بردہ با وضو با خوشبو تنہا قبلہ رو
پڑھا کرے حضور قلب اور بتصور آنحضرت صلعم شرط ہے۔ استادہ سر برہنہ پڑہی
تو بہتر ہے عام ترکیب اسکی یہ ہی کہ اول آخر درود سات سات بار اور بعد درود کی
شروع کی وقت یہ آیت پڑہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم
بالمؤمنین رؤف رحیم حضرت کو دس گیارہ بزرگون سے اسکی اجازت حاصل ہے اور
آپ کیطرف سے یہ عام اجازت ہے۔ حقہ پینا ایک حجاب زیارت ہوتا ہے
ترک اولی ہے ورنہ قبل و بعد درود شب کو نہ پیے تو بہتر ہے اور پنجشنبہ کو شیرینی پر
فاتحہ روح پاک آنحضرت صلعم کا دیدیا کرے انشاء اللہ تعالی جنت نصیب
کو زیارت و حضوری نصیب ہوگی۔ در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست
وما علی الرسول الا البلاغ المبین واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

راقم
مالک مطبع



بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان





مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کو بغیر خلق سب تھا معلوم
موجود تھا اوسکے علم مین ہر معدوم
اظہار سے عالم کے مگر تھی یہ غرض
ہوتا کہ سبھون کو قدرت حق مفہوم

ولہ

ای بندۂ حق خدا کی قدرت تودیکھ
عصیان پہ کرم فرط عنایت تودیکھ
خود محرم جرم ہی ازل سے لیکن
محروم وہ رکھتا نہین رحمت تودیکھ

ولہ

اللہ کا وصف کرسکے کب انسان
اور لال ہی وصف نعت احمد مین زبان
کس منہ سے کہے مناقب آل نبی
اصحاب کے اوصاف عیانرا چہ بیان

در نعت سرور کائنات

آدم کا الف ہی سرِ اسمِ اللہ
اور میم محمد کا ہی آخر میں گواہ
مابین صفات و ذات ہی برزخ دال
یہ دال ہے دیوار عناصر کی پناہ

وله

اللہ کا بندہ ہوں محمد کا غلام
اور ہوں شہ مردان علی کا ہمنام
گو خاک ہوں پر خاکِ درِ پیغمبر
پستی بھی مری ہی برمحل طشت از بام

وله

روشن ہی مثال خور محمد کا نام
کل وحی و صحف میں پہلی پہونچا ہی پیام
ہی بیبل میں صاف پیشگوئی موجود
باقی ہی نظام کسکو اب جا ہی کلام

وله

محمود محمد ہی تو بندہ ہی ایاز
ذرے کو ہے مہربانی مہر پہ ناز
طاعت میں سمجھتا ہوں اطاعت اسکی
میں بندۂ درگاہ ہوں وہ بندہ نواز

وله

آدم خلق اللہ کی کر تحقیقات
صورت ہی محمد کی ہر اک شخص کی ذات
گر پہلو راست پر سمٹ کر لیٹے
لے دیکھ نظام کان پر رکھکر ہات

وله

آدم میں جو تھا نور محمد موجود
اسوجہ سے قدسی اسے کرتے تھے سجود
باللہ کہ راز تھا نہاں سب پہ نظام
تھی پردۂ نور حق میں شان معبود

تمت

تخمیس بر غزل قدسی

نگاہ منزل و مدثر و یسین کبھی — کس کس القاب سے وحی آپ پہ اللہ کی
رب ہی مداح تو محمود و محمد ہی نبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شب معراج ملائک کو عرش پہ آئے بہم — اور ہوئے عالم ارواح میں تحیر دائم
خواب میں بھی کبھی گذرا نہیں کیا کیا عالم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

اشرف الخلق ہی شاہِ دو سرا تو بخدا — نسل آدم میں ہوا تجسا نہ ہوگا پیدا
تو کجا یوسف و نوح اور سلیمان کجا — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

تو نہیں امی ہی استاد ترا رب غفور — کونسا علم و زبان جسکو نہیں تجھسے عبور
عربی کی ہوئی پر اسلیے تخصیص ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

گشت غزوات کی مانند صبا کی گلگشت — جا کی ناسوت سی لاہوت تلک کی گشت
فکر و اوہام و خیالات کی طی کر گئے شب تو — شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

آپکا کوچہ ہی الحق رہ عرش اعظم — پر جہاں جلتے ہیں جبریل کی از شان اہم
دل دیوانہ کو اس کی ادب کا ہی غم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

جبکہ کوثر پہ کھڑے ہونگے وہ عالی درجات
بعد تسلیم کہینگے یہی پھیلا کر ہات
انبیا جائینگے سب حشر سے پیاسے اک سات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

راہ گم کردہ و ناکام و پریشان ششدر
جیسے چاہیے ہے اگر آپ کو کیجے مدنظر
آپ کو پا ہیں اب آیا ہوں بہت ہوں مضطر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

رحمت عالمیان تم جو ہوا ی بندہ نواز
سر کے بل فخر سے جو جو کہ ہیں پروردہ ناز
شاہ سے تا بگدا ہند سے لے تا بہ حجاز
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و ہندی و زنگی یمنی و عربی

نام گمنام طریق اپنا ہی حاشا گمراہ
آپ جب شافع عصیان ہیں تو کیسا اکراہ
معصیت سے ہی مرا نامۂ اعمال سیاہ
عاصیانیم ز ما نیکی اعمال مخواہ

سوی ما روی شفاعت بکن از بی سببی

تم وہ عیسی ہو کہ کھو دیتے ہو امراض دلی
نہ فقط جن و بشر دہیان کرای مخزن بنی
خاک در خاک شفا بڑہ کے ہی اکسیر سے بھی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پی درمان طلبی

دیگر

ایضاً بر قصیدہ مقبول شہیدی

الف اللہ کا نام خدا مبدا ہی ابجد کا
الف اور میم میں ہونا جلوہ گر جا ہی محمد کا
ہوئی وحدت سے کثرت جزو ہے لام مشدد کا
رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

سر دیوان لکھا ہی مین نی مطلع نعت احمد کا

ولیل روز روشن جسطرح ہو صبح کا تارا — ظہور صبح صادق سی ہو نور انجم کا جون جھپکا
ہوا کون و مکان مین جلوہ نور نبی ایسا — طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہا نمین نور احمد کا

ہمین العلم الحق حق سبحانہ اسنے فرمایا — زبان ام الکتاب اور لوح محفوظ اونکی گویا تھی
الم نشرح اوسی امی کی آخر شان مین آیا — دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشان جن و زمین بس لوح زبرجد کا

خدا وصاف ہی صل علی طہ و یسین مین — کہا لولاک شان حضرت ختم النبین مین
جہان کیونکر سماتا آپ کی چشم جہان بین مین — چمن پیرای کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

ثریا ماہ و خور ہین بارگاہ شہ کی قندیلین — زمین کو گاو تکیہ آسمان کو سائبان باندہ ہین
مسند لولاک کا بچھو یہ چرخ اطلسی سمجھین — چمن پیرای کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

گری کعبہ مین سر کے بل منات و لات اور عزا — ہوا اک تہلکہ بنیاد کفر و شرک مین برپا
عرب سے تا عجم بس رفتہ رفتہ یہ ہوا نقشا — عجم مین زلزلہ نوشیروان کی قصر مین آیا

عرب مین شور اوٹھا جس وقت اونکی آمد آمد کا

جناب رحمت عالم کو حق نے وہ دی رتبے — جو ہی فخر امم امت تو فخر انبیا وہ تھے
سلف کو ناز تھا اونپر نبی کی شان کی صدقے — شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اونسے

نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

وہ محبوب خدا ہین محبوب اونکی تھے گویا
کری وہ تاکہ در پردہ رسوخ اللہ سے پیدا
جبھی اللہ ری عقل کل بزیر سایۂ طوبے
شب و روز اونکی صاحبزادوں کا گہوارہ جنبان تھا
عجب جب یاد تھا روح الامین کو بھی غش آمد کا

مقابل اوسکی جب خورشید کو ذرہ کی نسبت ہو
تو خور کا پرتوا پھر کیون نہو کافور ای یارو
دلیل رحمۃ للعالمینی اسکو تم سمجھو
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا جو ونکی تسکین کو
گیا جنت مین طوبی بنکی سایہ اوس سہی قد کا

نظر کیا جب خیال و برق تک ہو عام یہ رتبا
تو آمد شد نہ پوچھو نور حق کا تھا وہ اک جھلکا
خدا فی قاب قوسین او راسری مین ہے فرمایا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا
بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او رمد کا

مجو شکر یہ ہی لامکان سے وہ نہین گذرا
صفات و ذات مین باقی نرہتا ورنہ فرق اچھلا
محبت خضر دریا دل کو تھی امت سے موج آسا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا
بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او رمد کا

بہت آب رواں کے معجزے حضرت نے دکھلائے
بروز العطش بھی ساقی کوثر وہی ہونگے
پیا امت او نہین کے سبط دریا دل ہے پیاسے
روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے
کرون کیا وصف اوس دُر یتیم بحر سرمد کا

وہ کھولے عالم ارواح تک عقدے نہ کیون یارو
جسے علم لدنی غیب کے عالم نے بخشا ہو
وصی تک جنکی ہون مشکلکشا پھر اونکو کیا پوچھو
کشاد عقدہ باطن مین کافی نام حق اونکو
کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

وہ امی تھے مگر نام خدا کا تھا سبق اونکو
مثال آینہ روشن تھے سب چودہ طبق اونکو

کہو انصاف جلوہ عشق میں کیونکر ہو قلق انکو | کشادِ عقدۂ باطن میں کافی نام حق انکو

کہا کرتا ہے یہ سمجھی ہمیشہ فضل احمد کا

تعین ذات تھا کیا خلقت اول جو دانکا | غرض تھا مظہر کل باعث ایجاد وہ گویا
تھا ہی ذات سے جو آپ کی کل کا تھا جاشا | و صفات ظاہری سے جو ہر جانب میں نہ فرق آیا

وہ جسم پاک کو محسود تھا روح مجرد کا

بعینہ ہو سلامت جسم اطہر پہلی تھا جیسے | مکان بٹنے تو بدلے پر مکین کیسے بدل جائے
حلقے جیسے سیپارہ بکھر جاتا ہوا جو یہ سمجھے | نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے

نہ افزون رتبہ قرآن ہو اسکے مجلد کا

پر جبریل جلجائیں جو سبقت کی تمنا ہو | یہ آدم کا نہیں جنت جو کچھ شیطان کو یارا ہو
بلا میں بیچ میں پڑ جائے سر ٹکرائے سودا ہو | اگر فی بستہ ہو بستے اودھر شیطان اندھا ہو

ملا ہے قصر اقدس [illegible] کیا اوسکی [illegible] کا

وہ جیتے جی خدا سے اور خدائی سے ہاں شامل | قیامت میں بھی ہوگا شافع روز جزا شامل
یونہیں وہ عالم برزخ میں بھی ہے با خدا شامل | اودہر اللہ سے ۱۴۳ ادہر مخلوق کا شامل

خواص اوس برزخ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا

بہت آئینوں میں گر پرتو شمع ایک پڑ ڈالو | تو سارے آئینوں میں جا بجا وہ عکس پیدا ہو
یونہیں وہ مظہر ذات و صفات حق نہ ہو تو تو | گذر وحدت سے کثرت میں نہ ہوتا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد پہ میم احمد کا

دم عیسیٰ کوئی بنتا ہے کوئی خضر کا جو | نصیری کی طرح بندہ علی کا ہے کوئی دیکھو
یہ جانی مظہر جو مظہر رسل کا ہو نہیں کا گو | بھروسا ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہو

مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کہنا تھا

ہوا شق انگلی سے ماہ کامل اور بھی رخشاں
یہ انجم مہربانی کی نظر سے ہیں سبھی تاباں
بڑھا رجعت سے خور کا مرتبہ پھر کیوں نہ ہو نازاں
ترے پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیواں

ترے سجدے سے ہشتم آسمان پر فرق تیرہ کا

خداوند نعم آپ اور رب منعم ہمارا ہی
اجابت اور رحمت وقت دعوت ہیں تری شہ پر
طلب نعمت کی پھر کس سے ان نعمت ہی جو سبھی ہو
خدا سے مانگے کیا کیا نعمتیں جو پاتا ہی بندہ وہ نکو

ترا دست دعا ضامن ہے مجھے کل کے مقصد کا

شہ دین حشر سے آخلد میں امت سے فرمائیں
در بخشش نبی سے کھلتے ہی کھل جائینگی آنکھیں
ہوا رب مجھ سے میں راضی ہوں جس سے جو کہو بخشیں
بٹینگے جسکہ ہی عشرت کے سامان بزم جنت میں

کھلے گا حال امت کو ترے انعام سجدہ کا

شفاعت سے در آئینگے مسلمان بزم جنت میں
رہینگے نام کو باقی نہ ارمان بزم جنت میں
نبی کے سب بہشتی ہونگے مہمان بزم جنت میں
بٹینگے جسکہ ہی عشرت کے سامان بزم جنت میں

کھلے گا حال امت کو ترے انعام سجدہ کا

بھلا زاہد گنہگاروں کی کیا جانے حقیقت کو
نہیں گر اب یقین تو دیکھ ہی لینگے قیامت کو
گر وہ سمجھیں جو عصیاں میں شفاعت اور رحمت کو
لب گوہر فشاں جو اہر نگار ہیں تری شفاعت کو

تماشا گاہ محشر میں کھلینگے نیک سے بد کا

خدا نے شرط تھی روز الست و سیر جو لکھوائی
یہاں تو سنگ موسی صاف ہو جاتا ہی بیضائی
رہی قالوبلی تا یاد تھی یہ علت عنائی
رہا کعبہ میں تیرے روضہ کے اوپر مجاپائی

اسی اندوہ سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نظر آتا نہین خورشید کا شپر کی عادت مین — جہالت ڈالتی ہی کور باطن کو ضلالت مین
رہی بوجہل اور دجال دونون اک قساوت مین — عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین

محل باقی نہ ہے اللہ کے قول مؤکد کا

قضای مبرم آکر صاف پھر جائے جو تم چاہو — لب معشوق کیا گوشہ بنائے اپنے چلے کو
ذرا چٹکی سے بھی تیر قضا نکلے تو یہ سمجھو — نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گر رد کا

جو تو ای صاحب لولاک گرم ناز ابرو ہو — لب معشوق کیا تیر نگہ تیر ترازو ہو
خدا نا خواستہ گر دفعتاً غیر رضا جو ہو — نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گر رد کا

شہ لولاک تم ہی مظہر کل ہو بصد ایقان — تمھی ہو باعث ایجاد و ختم رحمت یزدان
رہے دور تسلسل لاکھ ہو گر دورہ دوران — ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نہ خالق نے کیا پیدا ترا ثانی شہ ذیشان — نہ منظور جناب کبریا تجسا نہی انسان
معاذ اللہ وحی آسمان لائین بصد برہان — ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

سنے ہے جو ہر دکھا جاتی ہے اعدا مین صفت تیری — تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جائیگی تیزی
یقیناً گھاٹ سے بھی اتو جیونگی یہ کند ذہنی — تری تعریف سے میری زبان مین آ گئی ہی تیزی

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

لکھے اس طرح ہوم سوز رعنائی ہر ہر بند کہ جسے — سلف کی شاعرونکی روح شاید رشک سے کھانے

ہوئی مقبول ہی امید مجکو حق سجانب سے — پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارون کے

ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

کمال فرط شوق آستانہ دلپہ ہی غالب — پھری ہی روح روضے مین پڑا ہی ہند مین قالب

اشارہ ہو تو خضر راہ ہون ابن ابی طالب — ہوئی ہی ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف ای کاش مجکو تیرے مرقد کا

مدینے کی چلونگا سر کے بہل ای اللہ گلیون مین — کبھی رکھونگا سر پر زائرونکی لیکے نعلین

کبھی پلکون سے مین جھاڑون حرم کے در کی عرابین — کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین

کبھی گر دور بیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا

نہین حب الوطن اب ہند رہنے ہی ہم گذری — تمہارے شوق مین مین کیا کہون جو جو ستم گذری

زیادہ گو نہین باقی رہی ہی خیر کم گذری — فراغ دلسے گر وان زندگی کا کوئی دم گذری

حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا

نہ لون تخت سلیمان آستانہ کی تیرے بدلے — کرو نمین آٹھون جنت صدقے اک تیری مدینے

مجھے ہو فخر فخر انبیا کی بس حضوری سے — فراغ دلسے گر وان زندگی کا کوئی دم گذرے

حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا

مرے حق مین مدینے کی ہی خاک اکسیر ای مولی — حیات سرمدی ہی ہون اگر در پر ترے کشتا

بلا سے ذ نشان کا گو نہ بنوائے کوئی روضا — مدینے کی زمین کے گو نہ لائق ہو مرا لاشا

کسی صحرا مین انکی طعمہ ہو مین دام و دد کا

مجسم معصیت کہتی ہین جسکو سو وہ ہی رعنا — کجا یہ روسیہ اور خاک پاک یثرب و بطحا

نہ ہے قسمت خداد کہلادی گروہ روزہ ای مولا — مدینے کی زمین کے گو نہ لائق ہو مرا لاشا

کسی صحرا مین وانکی طعمہ ہومین قیام اوردد کا

ہوای طوبی وسدرہ او ٹھادی نبی اب دل سے
دم آخر الہی طائر جان ہو ترے صدقے

یہی ہی آرزو بس ہمصفیر ومین ہون اپنے
تمنا ہی درختون پر ترے روضے کی جا بیٹھے

قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خیال شک تھا گو مدحت ختم نبوت سے
بڑھا قرب نظام اللہ اکبر اوسکی برکت سے

صلا صل علی حق نے دیا پر فرط رحمت سے
خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمدؐ کا

ملائک وجد مین اور حال مین کل انبیا دیکھے
بڑی ہی بات چھوٹا منہ نبی کی شان کے صدقے

حضور کبریا جسوقت عثمانی پڑھے جمسے
خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمدؐ کا

تمت

ترجیع بند نعت

بجسم خلق ازان دم کہ جان دمید خدا
نجسم گوہر پاک تو چون رسید خدا

کسیکہ مظہر ذاتش بود ندید خدا
چنان ز صنعت از جای خود رمید خدا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ ودست از قلم کشید خدا

ہزار سجدہ عالم کیا ہو گو پیدا
سنا نہ کان سے ابتک نہ آنکھ سے دیکھا

تمھارا ہی شہ لولاک ہی یہ سب جلوہ
کوئی خدائی مین تمسا نہین نہین اصلا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا

تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

عجیب حسن خداداد ہی یہ صل علے
وہ نور پاک کہ روشن ہی جس سے ارض و سما
خدا کا نور ہو سایہ تلک نہین جسکا
اسی ہے اول ما خلق حق نے ہے فرمایا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار خلق خدا نے کیے ہین حور و قصور
جہا نمین لیک ہین ایک آپ ہی خدا کے نور
مسیح دم یہ ہین یوسف ہین حسن پر مغرور
ازل سے دیدۂ حق مین جو آپ تھے منظور

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

کیا اویس سے حضرت نے خواب مین یہ سوال
کہا اویس نے ای بادشاہ حسن و جمال
نبی تھی اور بھی کیون ہمسے ہی سوال و صال
مین کون تم تو ہو محبوب ایز و متعال

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بڑھا جو حسن کا یوسف کے ایکدن مذکور
معاً امین یہ لائے پیام رب غفور
تو دل گرفتہ ہوی سنکے اوسکو شاہ غیور
ذرا جمال کو دیکھین تو آئینے مین حضور

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

جمال صورت و معنی ہوا و سپہ خلق عظیم
شفیع امت و ختم النبی رسول کریم
خدا کے پیارے ہون بندونمین واجب التعظیم
ہر ایک سورت فرقان مین آیا وصف عمیم

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

میں ایک شب کا بیان تم سے کیا کروں حضرات
ہوا غرض رخ روشن سے آگے بدر کو مات
ردا تھی سرخ تھی کاندھے پہ اور چاندنی رات
درود پڑھکے یہ بولے صحابۂ خوش ذات

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

شکار مردم دیدہ ہوے غزال حرم
خلیل خلت و یوسف جمال و عیسی دم
خدا اسی کی کمندیں ہیں گیسوے پرخم
ہے بیت ابروہ میں لوح جبین یہ صاف رقم

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار مانی و بہزاد نے لکھا نقشا
ہوا بصورت تصویر اونکو جب سکتا
ولیک خاک تلک خاک اونسے بن نہ پڑا
زبان حال سے وہ دونوں یوں ہوے گویا

بصورت تونگاری نے آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

پری ہے سر سے ملک بال حور گیسو سے
مہک رہا ہے مدینہ بہشت کی بو سے
فراز پاک پہ جاروب کش ہیں ہر سو سے
بپا ہے شور یہ کوثر تلک لب جو سے

بصورت تونگاری نے آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نبی کا تھا جو حقیقی تمام حسن و جمال
کبھی نہ دیکھ سکا اوسکو کوئی اہل کمال

کیا بھی دیدۂ حق بین سی خوابمین جو خیال ۔ تو بیخودی مین یہ آیا زبان پہ شعر مثال

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

احد مین اور ہی احمد مین حرف فارق میم ۔ یہی ہے وحدت و کثرت مین باعث تعمیم
جمالِ مظہرِ حق مین ہے نورِ ذاتِ قدیم ۔ خدا شناس اسی وجہ کرتے ہین تسلیم

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نگاہ جب شبِ معراج مین پڑی ناگاہ ۔ کہ ایک نور کا پتلا ہے جیسے چاردہ ماہ
ملک جلو مین ہین حورون پہ تخت سر بکلاہ ۔ یہ بولے دیکھتے ہی آدم صفی اللہ

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

مسیح کر گئے دم آ کے اسم ربانی ۔ ادب سے چوم لی یوسف نے بڑھ کے پیشانی
سپند لا کے جلانے خلیل یزدانی ۔ درود پڑھ کے یہ کہتے تھے آدم ثانی

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ورائے خلد مین گلگشت کے لیے جو حضور ۔ ارم تھا رونقِ تازہ سے ایک عالمِ نور
کہین نبی کہین غلمان کہین جماعت حور ۔ کہا یہ دیکھ کے ہر ایک نے بفرطِ سرور

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بڑھے جو عرش ہی طے کر کے آپ چند حجاب — سنا تعال تعال ای نبی شتاب شتاب
ادب سے پہونچے جو محبوب حق قریب نقاب — جناب حق سے ہوا تب حضور کو یہ خطاب

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

مین پل صراط پہ ٹھہرونگا جا کی روز جزا — تماشا دیکھونگا اک اک کے حسن صورت کا
نظر پڑیگا مجھے جب کہ آپ کا مکھڑا — پڑھونگا شعر یہ ہر بار کہکے صل علی

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

نبی شفاعت عالم بعرصۂ محشر — کمال ہونگے مشوش تمام پیغمبر
اجابت آن کے صدقے ہو رونمائی پر — کہے یہ رحمت غفار فخر سے آکر

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

ترے جمال نے ہر دل مین کر لیا ہے گھر — ہر ایک دیدۂ حق بین کا تو ہے نور نظر
ہوا ہے اور نہوگا کوئی ترا ہمسر — جبھی ازل سے ہے ورد نظام آٹھ پہر

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

تمت

قصیدۂ ناتمام

کونسا دن ہو وہ فخر ملک جن و بشر — اکہ کرون ہند سے حضرت کی مدینے کا سفر

خواب غفلت سے کہین چونک اوٹھون وقت سحر
دوش پر کلبۂ احزان سے اوٹھاؤن بستر

ناشتے کے لیے موسی مرے من و سلوا لائے
مائدۂ عیسی بھی افلاک سے اوترے لیکر

خوان نعمت کو مگر دون دور سے جھک کر تسلیم
ردّ دعوت نکرون لیک لٹادون تمپر

گو نہین شرط نمک سب مجھسے ادا ہو سکتی
پر مین ایسا بھی تو زنہار نہین تن پرور

خوان یغما سے ترے رزق مجھے دے رزّاق
کیا مین کمظرف ہون جو اور کا ہون دست نگر

رہنمائی کو جو خضر آئین مری بر سر و چشم
پر ہدایت مین نہین آپ سے کچھ وہ بڑھکر

ساز و سازی ہو سامان ہو بیسامانی
دمبدم آہ کا نعرہ ہو مرا کوس سفر

ہمسفر دھوم سے ہمقافلۂ عصیان ہو
نقد ایمان مجھے کافی ہے نہین حاجت زر

خاک رہ غازۂ رو ہو کہ سواد او جبہ
پانون کے آبلے ہون مردمک دیدۂ تر

پشت ہو بار ندامت سے اگر میری خم
سمجھون تعظیم بجا لایا ہون ہو فخر اوسپر

ایضاً

کدھر ہے نکہت روح روان پیغمبر
غذای روح و دل و دین شمیم جان پرور

ہے تیرے لطف سے گلزار عالم امکان
کرم سے آپکے باغ جہان ہے تازہ تر

نہال دین کو ملی سبز بختی جاوید
نگاہ آب بقا سے ہے خضر کے بہتر

بہا تھا ہر سر انگشت سے جو آب زلال
اوسیکا قطرہ ہے تسنیم و قلزم و کوثر

تمہین ہو باعث ایجاد عالم اشیا
تمہین ہو صاحب لولاک حضرت سرور

بسا خیال ہے سے نہین قد موزون کا
کیا ہے یا کہین عنقا نے میرے دل مین گھر

وہ قد ہے صورت شمشاد بلکہ نخل مراد
جھکا یا طوبی و سدرہ نے جسکے آگے سر

ہے سبز خزینہ اسرار و معرفت یکسر
ہین مہر و ماہ و شب قدر صدقے اوس سر پر

اوڑایا خاک کو فلک نے بنا کے کاہکشان
زمین سے تا بفلک فرق رنگ سے ہے [illegible]

اوسیکی شان مین ہے اہدنا الصراط آیہ
اوسی مین سالکان عشاق کے ہین دل ششدر

نہین ہے کوئی شب قدر لیک سایۂ زلف
خدا رسی کی کمندین ہین زلف پر عنبر

نہ موشگافی مضمون کا ہے یہان یارا
نہ شعر طبع سے موزون ہو بہر وصف کمر

جہان مین نام ہی سنتے رہے ہین عنقا کا
مگر کسینے نہ دیکھا نہ ہے کچھ اوسکی خبر

ادب سے پانون کو چومون لگاؤن آنکھو نسے
رکھو نہین سر پہ سر فخر سے بدین [illegible]

مین خاک پا کو کرون طوطیا ے دیدہ جان
کہ سیر ہے مجھے ہر دو جہان کی مد نظر

سے چلے نہ گلشن ہستی پہ میری باد خزان
نہ آئے گلشن امت پہ اونکی جب صرصر

لقب ہے ہاشمی و مطلب ابو القاسم
ہے اسم اعظم احمد خطاب پیغمبر

کہا ہے وحی مین مزمل اور کبھی طہٰ
سے ہے ق ن الم بھی الکثر

سناؤن حال مین معراج کا سمجھے اونکی
ہوئی کسیکو نہ معراج اور نہو ایسی
بلایا حضرت باری نے جبکہ جانب عرش
ہوئے براق پہ بہر عروج جب وہ رواں
گئے وہ عالم امکان سے لامکان دم مین
تھے انبیا سر تسلیم کو جھکائے ہوئے
خبر دی خلد نے زیب مکان امت سے
کہا یہ مالک دوزخ نے دور سے باادب
سنایا حورون نے سہرا ادب سے کر مجرا
چلی ہوائی خنک یہ شجر سے طوبی کی
نثار نقد کرم پر فلک ہوا یا تک تاب
دیا حضور مین آ مژدہ مبارکباد
ازل سے تا بابد مٹتے ہی جہان آباد
نثار جان و دل اہل عالم امکان

یہ راز کھولون مین سربستہ تجبیہ امی مضطر
نبی نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا تا محشر
زمانہ فرش سے تا عرش ہو گیا اظہر
ہوئی روان کو روانی سے آپکی خبر
کہ جیسے شرق سے لے غرب تک پہونچے آ نظر
تھی دست بستہ ملائک کی صف بھی جن جاکر
کیا شگوفہ جنت ملائکہ نے نظر
ہے تیز نار جہنم تمہارے دشمن پر
سلامتی دو عالم کے ہو تمھین مظہر
شگفتہ غنچے کو جیسے کرے نسیم سحر
فلک سے عرش تلک فرش ہو گئے اختر
دبیر چرخ کا یعنی یہ قطعہ لایا نظر
تمہارا سایۂ رحمت ہے تاج جن و بشر
ترے وجود مقدس پہ ہو بصورت زر

قصیدہ

مہ و خورشید ذرہ ہی جمال روی احمد کا
نہ تھی آگے شب قدر اب جو ہی قدر و شرف اوسکو
وہان جب سے تھے تو مثل ابر رحمت چھایا یہاں تک
شب معراج گذرے فرش سے تا عرش اک دم مین

جہان کا نور ہی اک پرتوہ نور محمد کا
سبب یہ ہی پڑا ہی سایہ اونکی زلف اسود کا
یہان آگئے تو اوس عالم مین ٹھہرا سایہ اوس قد کا
نہ گذرا اومین کچھ بھی وسوسہ خلاق بیحد کا

کہان ایسی ہوئی معراج ابراہیم و آدم کو — بڑھایا آپ نے ہی مرتبہ اپنے اب و جد کا
شب معراج حضرت انبیا بولے یہ حسرت سے — یہ کچھ شان نبوت سب ہی مظہر شان ایزد کا
زمین و آسمان کا فرق ہی عرش اور کرسی مین — کیا خالق نے بالا رتبہ منبر اور مسند کا
حیات سرمدی ہی روح کو اونکی دو عالم مین — خلاف اسکے عقیدہ دین خدا ہر گز مرتد کا
میان خالق و مخلوق ہی اک واسطہ اونکو — وجود پاک مین ہو سلسلہ حرف مشدد کا
ہوا اسرافیل سے شان نبوت آپکی بالا — یون ہی کعبہ سے اعلیٰ تہہ رتبہ اونکے مرقد کا
نبی ایسا ہوا ہے اور نہوگا حشر تک پیدا — یہی ہو اعتقاد و قول ایمان پیر مرشد کا
نہو متروک مجھسے کوئی سنت تیری صدقے تھی — بجا آور رہون تخمیر موکد اور موکد کا
مین ہندی ہون لیکن فیض پایا آستان سے — معرب کرنا جیسے سہل ہے لفظ مہند کا
ہی یمن و فیض مقدم ورنہ یون لاکھون ستارے تھے — بڑھا ہی یا یوسی سے اونہین کی رتبہ فرقد کا
قضا و قدر ہی عین رضا ہی رحمت عالم — نہین ہی اسلیے تیر قضا محتاج کچھ رد کا
ازل سے ہے اوسکے ہاتھ مین شیرازہ امکان — مجرا کرنے والا بھی وہی ہی اس مجلد کا
منافق اور مومن کو محک تھی آپکی صحبت — مثال آئینہ کھلتا تھا جوہر نیک او بد کا
نہ دیکھا کو سیم و زر کو بے جنبیتے اونکی نظر و مین — غنا سے سنگریزہ مرتبہ سمجھے زمرد کا
ازل سے تا ابد وہی معلم عقل کل کا ہی — وہی مشتاق تعلیم اس خط لوح زبرجد کا
دو عالم ہین محو حرف کن سے کن فی ولب سے نکلا ہی — مشیت مین خدا کی کام تھا کیا کاوش و کد کا
ملائک کی زبان پر تھا کہ جاء الحق زہق الباطل — سبب بت شکنی عالم تھا مژدہ اونکی آمد کا
وہ شاہ انبیا نائب جناب کبریا کو ہین — جہان مین ہر نبی کو فخر ہی اونکی خوشامد کا
پڑھی معنی و رمز وحی عقل کل نے یون اونسے — سبق خوان جسطرح ہوتا ہی کوئی طفل ابجد کا

فیوض ظاہر و باطن کا مطلق ہی وہی مبدا　　ازل سے تا ابد منعم وہی انعام بیحد کا
نجات عاصیان ہی منحصر تیری شفاعت پر　　بہ روز دستگیری آسرا ہی بس ترے ید کا
بھروسا ہی ترا بس مجکو اپنی کامیابی پر　　مکفل ہے تو ہی درگاہ رب میں سبکے مقصد کا
تمنا ہی کہ جاون سر کی بل گھر سی مدینے تک　　رہون درگاہ پر رکھون نہ غم کچھ آمد و شد کا
زبان پر ہو درود اور آنکھ سے ہوئین وان آنسو　　روان جسد میں وان ہی جبہ سا ہون تیری مرقد کا
احد تک کچھ نشان عالم امکان نہ تھا رعنا　　یہ موجودات صدقہ ہی فقط اک میم احمد کا

قبول خاطر اقدس نہ ہو کیون عرضہ رعنا
واما السائل آیہ ہی گویا شان احمد کا

تمت

مناقب درشان جناب امیر حضرت علی علیہ السلام

رباعیات

جس نام سے ہی شفا وہ ہی نام علی　　مفتاح در دین کی ہی صمصام علی
ہے ساحت عرش اوسکا صحن دیوان　　کرسی جسے کہتے ہین وہ ہی بام علی

ایضاً

ہمنام خدا کے ہین علی نام خدا　　حیدر اسد اللہ ہین ای جل علے
یان شیر نیستان تو ہی شیر قالی　　ہی شیر ژیان اونکے مقابل چیتا

ایضاً

از بار غم جہان سبکدوش کنی　　درماندہ شدم بعرض من گوش کنی
اے صاحب حل مشکلات عالم　　بیچارہ شدم چرا فراموش کنی

ایضاً

از بسکہ بفکر این و آنم حیران
ہم چارۂ کار خویش ہر سو جویان
جنبا بہمت نیست مراعت ہ کشا
کن مشکل رعنای پریشان آسان

ایضاً

از حب علی ہین روح و جان دل شیعہ
خلقت ہین ہی اثنا عشری ہر بندہ
چارون عنصر ہین چار یاری رعنا
ہین پنجتنی مگر حواس خمسہ

ایضاً

ہی نام خدا شانِ خدا شانِ علی
اور جسم جہان کی جان ہی جانِ علی
گر بعد نبی فخر دو عالم کہیے
شایان ہے شایان ہی شایان علی

ایضاً

ہے ورد مجھے آٹھ پہر یادِ علی
اسم اعظم ہی حرز جان نادِ علی
حیدر در شہر علم و دین ہین رعنا
دیوارین ہین اس شہر کی اولادِ علی

ایضاً

ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی
راضی تھے رضا قضا پہ تھے شاد علی
حیدر کے سوا مالکِ کونین ہی کون
ہین دستِ خدا نبی کے داماد علی

ایضاً

معشوق نبی ہین عاشقِ زار علی
ہین احمد مختار کے مختار علی
کفار کے سر پہ دست مومن ہین ہین
شمشیر ظفر حیدر کرار علی

ایضاً

فردوس کے ہین رونق گلزار علی | گلزار خلیل مین تھے گلشن علی
آنکھون مین محبون کی بعین گل تر | ہین دل مین عدو کے مومنو خار علی

ایضاً

یوسف کا جمال تھا تو حسن یعقوب | اور نوح کا حلم تھا تو صبر ایوب
مقصود دو عالم ہین علی نام خدا | محبوب الہی کے علی ہین محبوب

ایضاً

بھائی تھے نبی کے پسر بوطالب | اللہ کے شیر تھے علی غالب
دو آنکھ کی جیسے اک نظر ہوے یعنے | یک جان تھے نبی علی مگر دو قالب

ایضاً

افضل ہین سلیمان سے گدایان علی | یوسف سے عزیز ہین غلامان علی
خورشید کرم ہین بوتراب ور نظام | ہین ذرۂ خاکسار مردان علی

ایضاً

بر بارگہ علے ملک کرد سجود | بر نام مبارکش بخوانیم درود
عادل بدو دال نام نامیست بعدل | در پنجتن ست زین دگر پنج فزود

ایضاً

گوہر سے زمانے مین صدف کو ہی شرف | ہمیغز ہے استخوان جو بی در ہو صدف
پیدا ہوے کعبہ مین علی نام خدا | کعبہ جو صدف ہے تو علی در نجف

ایضاً صحابۂ کرام

وصف بو بکر فخر یار و اصحاب | یکسانست ز طفلی و بہ پیری و شباب

اعداد حروف بکر بے صفر ببین | رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر کہ یافت شوکت اسلام | حقا کہ بدش از از لش شاہی ام
از حرف عمر بر آر اعداد و ببین | شاہیست کہ در گدائیش یافت نظام

ایضاً

عثمان غنی ست باذل مرد خدا | در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جمع | از دیدہ حق ببین کہ پیداست سخا

قطعہ

چون محمد روان قالب علی ست | بوتراب ست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق | ہست عثمان چون زبان درکام

تمت

رباعیات درشان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر مین عادت یہ ہے | بس اپنے طریق مین عبادت یہ ہے
بیداری مین گریہ خوابمین ہی رویا | ای مومنو رویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہوسے ہے گر مغموم | ہے ماتم شبیر کے بخشش معلوم
دنیا مین کیا اگر غم سرور دین | غم دین مین ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

بیغم غم شاہ سے نہین کوئی پیر | اکبر کے قلق مین سب جوان ہین دلگیر

ہین سوگ مین بیبیون کے اہل عصمت
نالان غم اصغر مین ہین اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہین جو جان کو فدیہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
شامی بھی نہین جو اونکو کشتہ کیجے
انکھین جب تک ہین خوں بہایا کیجے

ایضاً

شبیر نہین نہ عرصۂ کرب و بلا
باقی ہی غم شاہ بس ای مردم چشم
شامی بھی نہین جو اون سے لیجے بدلا
دل کھول کے خون بہائین ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری مین شباب یاد جب آتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا
بیساختہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
نوشاہ کا غم اور بھی نو ہوتا ہے

ایضاً

اکبر کا قلق جہان مین ہی عالمگیر
اکبر کا الم نام خدا ہے ہر دم
روتے ہین بہشت مین بھی اکبر شبیر
اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

تل سکنے کی واللہ نہین دلمین جا
یہ عالم حب پنجتن ہے یعنے
پیدا کرے ربط اور سے کیونکر رعنا
کوزے مین سماتا نہین جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے
پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
القاسم محمد و مزنی کا ہے کلام

ایضاً

شادی رچی مہندی لگی سہرا بھی بندھا — کام آیا بروز عقد لیکن دولھا
القاسم محروم نبی کا ہے قول — محرومی قاسم کا کھلا اب عقدا

تمت

خمسہ نظام بر سلام دبیر

داغ بر دل ماہ ہے اور خاک بر سر چاندنی — چاک ہے مثل کتان جسم قمر پر چاندنی
ماہ سے ہے حلقہ زن ہالہ مکدر چاندنی — مجرئی سے ہے سوگوار ماہ حیدر چاندنی
اشک ہے شبنم بکا کرتی ہے شب بھر چاندنی

ماہتاب دین پیمبر سے ہے توحید چاندنی — نور حق کے سامنے کیا ہو منور چاندنی
چادر تطہیر سے کیا ہو برابر چاندنی — فرش ایوان علی سے کب ہو ہمسر چاندنی
چاندنی جھاڑوں تو جھڑتی ہے زمین پر چاندنی

چاندنی کا کھیت سمجھا و سے کٹے زہرا کا باغ — ماہ دین چھپ جای چمکائی قمر سینہ پہ داغ
روشنی شامی کرائیں تیرہ باطن بد دماغ — اے فلک اندھیر ہے عابد کا زندان بے چراغ
اے زمین کیا قہر ہے فرش ستمگر چاندنی

فرض سمجھے کر ہلال دین رسول اللہ کو — چودھویں مہدی مہ دین بدر کامل دیکھ لو
اسلیے نور خدا کا پرتو اسے ہے مومنو — تا کمال چاردہ معصوم روشن سب یہ ہو
چودھویں شب کو رہا کرتی ہے شب بھر چاندنی

نور مقدم سے ہوا حضرت کے روشن اک جہان — ہے زمین بدعت سے پاک اور ظلم سے صاف آسمان
صبح صادق ہو فروغ مہر کا جیسے نشان — مہدی دین ہیں نہان فیض ہدایت ہے عیان

چاند جیسے ابر مین اور جلوہ گستر چاندنی

کسکو یہ معلوم تھی تقدیر علام الغیوب
روئینگے اک ماہ نو کو حشر تک اہل قلوب
پیر گردون دور مین دیکھا ترے اندھیر غروب
ہوتے ہی طالع کیا ماہ جوانی نے غروب
چار دن بھی دیکھنے پائے نہ اکبر چاندنی

تیرہ دل سے نوریونکو ہی ازل سے عار و ننگ
ہین وہ سایہ تو یہ ہین نور وہ شیشہ یہ سنگ
شامیون کی ہی فرشتون تک غرض عرصہ یہ تنگ
ہر مہینے دشمنان دین سے ہی سرگرم جنگ
چرخ پر رکھتی ہی ماہ نو کا خنجر چاندنی

رجعت خورشید اور شق القمر اعجاز تھا
عقل کل کیا کارفرمائی زمان ہمراز تھا
صاحب لولاک پر اونکو نہ کیا کیا ناز تھا
عرش اعظم جنکے گھر کا فرش پا انداز تھا
فرش کی خاطر نہ تھی اونکو میسر چاندنی

فتح جنگ بدر سے وہ شہرہ آفاق تھے
صف شکن تھے من چلی تھی جنگ کے مشتاق تھے
غازیون کے قاسم جنت پہ استحقاق تھے
حلۂ نورانی فردوس کے مشتاق تھے
دیکھکر عاشورہ کی شب کو دلاور چاندنی

اس قران سعد سے کیونکر نہ وقف یاس ہون
نور عین شیر حق جب ماہ دین کے پاس ہون
شامیان تیرہ باطن تا بلا و سواس ہون
شمر نے چاہا کہ حضرت سے جدا عباس ہون
یہ نہ سمجھا ماہ سے چھوٹیگی کیونکر چاندنی

ماہ ہی سوز جگر سے صاف چونہ کی ڈلی
آج کیا ہی روز شق قلعی قمر کی کھل گئی
تھا مسخر حل بنا پسکر مہ کامل جبھی
جب سپیدی روضۂ شبیر مین ہونے لگی
گرد روضہ کے پھری چونہ مین ملکر چاندنی

جسطرح سے آنکھہ دو ہین ایک ہی لیکن نگاہ — صورت ہے ایک معنا پنج ہین بی اشتباہ
رات دن شام و سحر ماہی سے لیکر تا بماہ — اتحادِ پنجتن پر سے ملکے ہین چارون گواہ
دہوپ خورشیدِ درخشان ماہِ انور چاندنی

عمر و دولت غافلو دنیا مین ہی خواب و خیال — بدر کامل صاف ہو جاتا ہی گھٹ گھٹکر ہلال
ہی مثل مشہور آخر ہر کمالے را زوال — مال و زر کیا چیز ہی بس چاہیے فکر مآل
فی المثل ہی چار دن کی ابر تو پھر چاندنی

قوس ابرو ابر مین اور بدر مین وہ تھی کمان — تھی شب معراج مین قوسین ملکر بیگمان
گہ ہلال عید تھی وجہِ فروغ آسمان — ابرو ماہِ بنی ہاشم سے روشن تھا جہان
بدر سے اس ماہ نو مین ہی فزونتر چاندنی

روح کو کب جسمِ خاکی مانع ادراک ہے — لوث ہی کچہ جسم سے جانکو نہ مطلق باک ہی
نور تو ہی نور اور جو خاک ہی وہ خاک ہی — خاکسارونکا ہر اک دہبہ سی دامن پاک ہی
گرد آلودہ نہین ہوتی زمین پر چاندنی

ہی ولائی اہلبیتِ مصطفے جنت کی رہ — غم نہین عصیان سے پیش آئے اگر روز سیہ
مہر دین کے پرتو ہی سے قبر ہی نخشب کا چہ — پنجتن کا داغ ماتم سے ہے وہ ماہ چاردہ
بنگئی تاریکی مرقد سراسر چاندنی

آب کوثر کیون نہ جینے کی تمنا مین پیا — مثل عیسی کیون نہین نادِ علی پڑھکر جیا
خیر اوسکو خضر نے گر مشورہ یہ ہی دیا — نام روشن کیون نہ حیدر کا سکندر نے لیا
پردۂ ظلمات مین جاتی مقرر چاندنی

نور سے کیسی منور تھی وہ عاشورہ کی رات — کوئی سمجھا تھا شب قدر اوسکو کوئی شب برات

اس سے بھی بڑھکر تعجب خیز ہی ایک اور بات — جبکہ سقائی سکینہ نے کیا قصد فرات
فرش ہو نیکو بنی پھولونکی چادر چاندنی

زخم تن سے مہ لقا تھے صورت شق القمر — چادر مہ چادر مرہم خوشی سے تھی مگر
نور یویہ ہے بیان راوی باد سحر — کہتے تھے لاشے شہیدونکی ہوا ٹھنڈا جگر
مرہم کافور تھی ہر زخم تن پر چاندنی

عین واجب ہی زیارت ہر مسلمان کیلیے — فخر مولی کی حضوری کا ہی انسان کیلیے
یہ سعادت حق نے دی ہی ماہ تابان کیلیے — رہروان روضۂ شاہ شہیدان کیلیے
فرش کرتا ہی قمر ہر اک قدم پر چاندنی

سایہ کی ہمسائگی نانا کو جنکے ناگوار — آیۂ تطہیر کو عصمت پہ اونکی افتخار
بند رہتی تھی جنھی چشم فلک لیل و نہار — کربلا کی راہ مین زینب جو ہوتی تھین سوار
چاند کو کرتی تھی پنہان ابر بنکر چاندنی

کوچ ہوتا تھا اگر دنکو تو ہو جاتی تھی رات — دیکھ لے سایہ پری کی تھی کہان یہ کائنات
دور تک دیتے تھے پہرہ اہلبیت پاکذات — سامنے شاہ دو عالم روک دیتے تھے قنات
تھامتے تھے اس و جب عباس و اکبر چاندنی

گردش تقدیر سے نیرنگ دیکھے خوب خوب — یہ گھڑی دشمن پہ بھی لائے نہ غفار الذنوب
ماجرای بنت حیدر سنکے پھٹتے ہین قلوب — ایکدن وہ تھا کیا جب ماہ زہرا نے غروب
گاہ منہ پر دھوپ تھی اور گاہ سر پر چاندنی

کب شب عاشورہ مین تاب مہ تابان رہی — حلقہ زن ہالے مین تھا چشم قمر گریان رہی
چادر مہ نور سے مثل کتان پران رہی — لاش زہرا کے قمر کی دشت مین عریان رہی

لوٹتی ہی خاک پر اس غم سی گھر گھر چاندنی

گرد مہ ہالہ نہین یہ حلقۂ ماتم ہے آہ
گاہ ہی غرہ مین پھرتی خاک بر سر پھر سیاہ
ہر مہینے داغ بر دل شام سے لیتا نگاہ
اوس مہ کامل کا یہ غم ہی کہ ششدر ہو گیا ماہ

ماتمی صف کیطرح بچھتی ہی گھر گھر چاندنی

اسم اعظم نام ماہ دین ہی اللہ الصمد
فخر حسن اتفاق اوسکو نہو کیون لا تعد
ہیجدہ اعداد مین نام خدا بالا صمد
ای خوشا طالع کہ ہی نام حسن سی ہمعدد ۱۱۸

کیون نہو روشن لو منین نام آور چاندنی

بیزبان کی پیاس کا جب غم ہوا شبیر کو
التجا سے اوسنے بھیجا تاب پر تنویر کو
ماہ نے بھر پایا جب فرات و بیر کو
اشتیاق شیر جنت دیتی تھی بے شیر کو

قاصد نہر لبن تھی بہر اصغر چاندنی

نور اول سے محمد کے ہوا روشن جہان
راہ دین احمدی ہی حق بجانب کہکشان
آفتاب حشر ہونگے مہدی آخر زمان
احمد مختار مین نور خدا کے آسمان

حیدر و زہرا قمر شبیر و شبر چاندنی

آیا عاشورہ کو جب دم قتل کا حکم یزید
تھی سلح بندی کہین ترتیل قرآن مجید
یان صف ماتم بچھی تھا شامیون مین جشن عید
شام سے سامان صبح قتل کرتے تھے شہید

نور کا تڑکا تھی بہر فوج سرور چاندنی

خار ہو سطرح کبھی پروین بھی خوشہ چین بنے
صورت گلزار ابراہیم وہ آئین سے بنے
کیا عجب گر ذرۂ خاک شفا پروین بنے
روضۂ سرور کے گلشن مین اگر گلچین بنے

بھر لے دامن مین گل خورشید انور چاندنی

ہی جو جب بوترابی سے مخمر آب و گل — ہین ہلال آسا محب [illegible]ہا خمیدہ و بس مضمحل
یون مصائب سے تو دل ایک ایک کے جاتا ہی ہل — ظلمت زندان عابد سے ہی زخمی انکا دل
ہی نمک پاش دل احباب حیدر چاندنی

شامیان تیرہ باطن کا اودھر وہ مکر و کید — جسطرح سے پالے پڑے صیاد کے بیچارہ صید
خانمان برباد گھر کا گھر فنا اور آپ قید — ہو گیا تھا خون سے غمسے خشک رنگت تھی سفید
فرش پر سجاد کا تھا جسم لاغر چاندنی

ہی نجف جای اخی صاحب شق القمر — فرش راہ قبلۂ دین ہین جہان قدسی کے پر
ذرہ پرور مہر کی فرمائین گر تجہیر نظر — روضۂ پر نور مولی مین بچھانی ہے اگر
مہر کے چشمہ مین ہوا ہی ماہ انور چاندنی

شام سے تھا شامیون کی تاک مین تا صبحگاہ — گرد لشکر صورت ہالہ پھرا کرتا تھا ماہ
احتیاطاً اور اگر جاری ہوا فرمان شاہ — لی طلائی کی جو وان ماہ بنی ہاشم نے راہ
روشنی لیکر بڑھی پیش دلاور چاندنی

نور یو نور علی نور اسلیے اونکو کہا — تھے اوجالے جو خدا کے گھر کے نور مصطفی
ایک جلوے سے منور ہو گئے ارض و سما — عکس خورشید جبین و ماہ عارض جو پڑا
آسمان پر دھوپ نکلی اور زمین پر چاندنی

جس مجسم نور سے روشن ہی اسارا جہان — تھا فروغ وادی ایمن زمین سے تا زمان
چاک چاتے تھا تن پر نور پر مثل کتان — نور تن چھن چھنکے گر یونہی زرہ کی تھا عیان
چار سو چار آئینے سے تھی برابر چاندنی

لشکر انجم کی صورت جبر گہ انصار تھا — عقد پروین اہلبیت اور ماہ دین تھے مہ لقا

وہ براقِ مصطفےٰ حضرت شبیہِ مصطفےٰ
زیرِ ران شبدیز وہ تھا یال جسکے سنبلا
زین ماہِ نو عنان جوزا تھی تا کمر چاندنی

مہر کی تنویر ہر ذرہ کی آب و گل میں ہے
پرتوِ خورشید کا جیسے مہِ کامل میں ہے
روشنی شمعِ دیں ہر گھر ہر اک محفل میں ہے
نورِ ایمان فیضِ حبِ شاہ سے ہر دل میں ہے
اک مہِ برجِ امامت کی ہے گھر گھر چاندنی

دشتِ غربت کی دھوپ میں گلزارِ ابراہیم تھا
نکہتِ پیراہنِ یوسف ہوئی موجِ صبا
چاندنی کا کھیت رشکِ خلد تھا صبح و مسا
نکہتِ باغِ نبی سے بس رہی تھی کربلا
ہو گئی مقتل میں چھٹتی ہی معطر چاندنی

صاحبِ شق القمر کو ناز ہو لولاک پر
لوٹتا تھا ماہ اس غم سے خس و خاشاک پر
مرتضےٰ کا حکم ہو معجز نما افلاک پر
فاطمہ کی بیٹیاں بیٹھی تھیں فرشِ خاک پر
شرم سے جاتی نہ تھی زندان کے اندر چاندنی

ہمنے مانا گو نہیں ہے نور کو سایہ سے کام
شام کے کفار کا مشہور ہے ظلم و ظلام
لیک گردش سے گہن میں آگیا ماہِ تمام
عالمِ ظلمات سے کچھ کم نہ تھا زندانِ شام
جب وہاں جاتی تھی ہوتی تھی مکدر چاندنی

داغِ رنجِ ماہِ دیں ہر دل میں ہے ماہِ منیر
قبرِ عنا ہے تماشاگاہِ ہر برنا و پیر
ہیں عزادارانِ حضرت اسلیے روشن ضمیر
اک مہِ داغِ عزا میں کتنے جلوے ہیں دبیر
قبر پر باہر چراغان اور اندر چاندنی

تمت

خمسۂ نظام بر سلام باکی

خاک ڈالے ماہ پر چھپتی نہیں پر چاندنی
رہتی ہے ہر حال میں مہ کی برابر چاندنی
چاندنی ہے فرش تھی اور مہ کی چادر چاندنی
شہ کے جسم پاک پر تھی جلوہ گستر چاندنی
مجرئی کیا نور تھا تھی چاندنی پر چاندنی

ہے مقرر طفل ہمشکل پیمبر چاندنی
گرد ہے پھیلی ہے پیش روی انور چاندنی
سامنے ہو واسطے ہوتی ہے ششدر چاندنی
مجرئی ہے ماند پیش روی اکبر چاندنی
چاند مہر فاطمہ کا ہے مصور چاندنی

عرش سے اوتری اگر ہو کر منور چاندنی
ماہ دہو لائے کنار آب کوثر چاندنی
چادر تطہیر سے کب ہو برابر چاندنی
رنگ بدلے روز اگر بہتر سے بہتر چاندنی
پائے ہمشکل نبی سے ہو نہ ہمسر چاندنی

مرتبہ اظہر من الشمس اونکا ہے شام و سحر
جد امجد نے کیا تھا آپ کے شق القمر
رجعت خورشید کو باعث تھی حضرت کی پدر
جس جگہ مہتابیاں چھوٹیں رخ خورشید پر
ماہ کا کیا منہ اور آگے کیا برابر چاندنی

رشک سے ہووے مہ کنعان مقابل سرنگون
حضرت معصوم کامل چاردہ ہون جو گنون
لال ہے گویا زبان کس منہ سے اونکا نام لون
مدح حسن یوسف آل محمد گر لکھون
ہے قلم خط شعاعی اور دفتر چاندنی

حلقہ گورا وسکے گرد نعش ہالا ہو گیا
نور ایمان حق میں نوری سکے دوبالا ہو گیا
مرقد مجر چاہ نخشب سے بھی اعلیٰ ہو گیا
اوج پر تھا اختر طالع اوجالا ہو گیا

قبر حیدر مین ہوگئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا چاندنا افلاک مین — تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہ لولاک مین
کیون نہ چھا جائے اندھیرا ہر دل غمناک مین — چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک مین
ڈھونڈتی پھرتی ہے اتنک اونکو گھر گھر چاندنی

حلقۂ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے صرف بکا — باعث شق القمر آخر یہی تھا ماجرا
کیون ہلال اس غمسے گھٹ گھٹ کر نہو بدر الدجے — اکبر مہرو کا نعشہ دھوپ مین جلتا رہا
لوٹتی ہے خاک پر اس غمسے اکثر چاندنی

اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہین — بالیقین شان نزول آیۂ تطہیر ہین
پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہین — احمد و حیدر بتول و شبر و شبیر ہین
آسمان خورشید ہر روشن ماہ اختر چاندنی

نور پاک پنجتن ہے صاف اس جا پر بہم — مہر و مہ قندیل پروین جھاڑ سیارے خدم
نور کا اصل علی عالم ہے گویا دمبدم — روشنی بزم عزا کی لکھہ سکے کیونکر قلم
ہون جہان انجم سپند اور دود مجمر چاندنی

تین دن تھا ہای بے گور و کفن وہ مہ لقا — سائبان تھا آسمان اور فرش خاک کربلا
جز مہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا — نعش شہ کا اور تو کوئی خبر گیران نہ تھا
دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور شب بھر چاندنی

چرخ تو چکر مین تھا اور زلزلہ مین تھی زمین — کانپتا تھا عرش پر تھانے تھے جبریل امین
لوٹتا تھا غمسے انگارونپہ خورشید مبین — روز قتل شاہ دین اجرام علوی تھے حزین
مہ کے دلپر داغ تھا اور تھی مکدر چاندنی

جسطرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر
چاک یاں جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
رنج ہین مہ پارۂ احمدؐ کے ہون شوریدہ سر
ناوک سوگ مہ زہرا سے زخمی ہی جگر

میرے مرہم مین ملادے اور فوکر چاندنی

نازپروردہ علیؑ کا فاطمہ کا لاڈلا
زیر طوبیٰ روز جبریل اونکو لیکر جھولتا
چشم جان و دل مین بٹھلاتی تھی جنکو مصطفےٰ
ہای اونکی نعش ہوا ور ریگ دشت کربلا

دھوپ دکھلائے جسے حیدر نہ ماد چاندنی

چادر مہ مدتون سے زیر استعمال ہے
فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ وسال ہے
پھر بھلا نظرون مین نور حق کی وہ کیا مال ہے
یہ تو اک مدت سے بزم شاہ مین پامال ہے

ای فلک اوسکو تو بچھوادے بدلکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہین الحق جدا
یاور شہ مثل پروین تھے تو وہ بدر الدجےٰ
تھے مہ زہرا کے عاشق کبک وش صل علےٰ
سایہ سان ہمراہ شہ تھی ہو جدائی دخل کیا

چاند تھا سبط نبی اور سبھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کافور تھی سارے بو العجب
چاندنی کی کھیت مین گلزار تھا دہر اکاب
کربلا مین جب قلم وہ ہوچکا سب بی سبب
اسیسے گل زخم شہیدان کی کھلی ہنگام شب

ہوگئی مثل گل خوشبو معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یون شام کی ہر راہ مین
تھا جہان تاریک چشم بانوئے بیجاہ مین
غمسے گھٹ گھٹکر ہلال آسا یہ درد و آہ مین
کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ مین

دلپہ ہی قائممقام نوک نشتر چاندنی

جنکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر
فتح جنگ بدر کے باعث ہوے اونکے پدر

ماہ انور کے سبب ہے طالع کہ اوسکا ہو گذر　　ذکر کیا نعش [illegible]

تھی سلیمان سے کے تیرہ [illegible]

ہو نصیب دشمنان یار یہ مصیبت جو سہی　　[illegible]
چادر تطہیر تھی ہیہات اک باقی رہی　　عترت اطہار [illegible] زندان [illegible]

تھا فقط تکیہ اک شبنم کا بستر چاندنی

بدر کی فتح اور ہوا شق القمر اونکے حضور　　گھر میں نازل جسکے ہوئیں سورۂ آیات نور
پائے معراج اونکے در پر حضرت موسی کا طور　　پردہ پوشی امت عاصی کی تھی [illegible]

واسطے زینب کے آئی ہو کے معجز چاندنی

آفتاب چرخ دین اور برج ایمان کے ہیں ماہ　　کہکشاں ہے حق سے جانب روضۂ اقدس کی راہ
فتح جنگ بدر سے اظہر من الشمس اونکا جاہ　　روضۂ شاہ نجف کی ہے عجب [illegible] ہوا

شمس شمسہ چرخ گنبد پردہ در چاندنی

ایک تو مرقد منور اوسپہ حق کا پرتوا　　نور حق رہتا ہے نازل رات دن صبح و مسا
نور کا عالم نجف میں ہے غرض صل علی　　وہ سپیدی وہ در و دیوار وہ فرش صفا

دیکھی جس نے آ کے ہو کے ششدر چاندنی

ماہ کامل ایک سا رہتا ہے جیسے صبح و شام　　بدر کامل کی طرح ہیں اس سے وہ ماہ تمام
ہے مہ دین پر ہی آخر دین حق کا اختتام　　بعد مہدی کے ہوا کوئی نہ ہوئیگا امام

چودھوین شب کو رہا کرتی ہے اکثر چاندنی

شامیان تیرہ باطن میں پڑی تھی بس کھلبلی　　ماہ سے ماہی تلک ظلمت تھی مانند سے علی
آشکارا ہو گیا راز خفی و ہم جلی　　آئے میدان میں زرہ پہنے حسین ابن علی

دام کے اندر قمر تھا اور باہر چاندنی

نور حق تھا چہرۂ انور سے روشن برملا — محو تھے قدسی زبان پر تھا کہ اے صلِّ علیٰ
کور چشمہ سے وہی خورشید کی صبح و مسا — نور رخ سے آفتاب چرخ پھیکا پڑ گیا

جس طرح خورشید کے آگے ہوا ابتر چاندنی

تھی ہلال آسا بشکل ماہِ نو وہ نور بار — چاندنی مارے سے جیسے زخمی کرے وہ خون فشار
آئے جنگ بجے کے بس یا جیسے دم اوسکو وار — اک اشارے میں نکل آئی میان سے ذوالفقار

جس طرح بدلی کو ٹکڑے سے نکھر کر چاندنی

معجزہ شق القمر دیکھو اسی گھر میں ہوا — رجعت خورشید تھی صہبا میں بھر مرتضےٰ
فتح جنگِ بدر کے باعث ہمیں ہاں میں لقا — یہ رخ ہے تھی لب پہ ہم ہیں ماہِ برج مصطفےٰ

ماہ کا در ماہ ہی ہے سے مقرر چاندنی

چاندماری سے مہِ تاباں کا سینہ توڑ دین — توڑ سے گا ذرہ میں کو بشکل جوڑنا جوڑ دین
گر شہاب آئے تو پھر آسا اوسے بھی توڑ دین — ہم وہ ہیں گر منع کر دیں بی تامل چھوڑ دین

مہر ضو بستیاری گردش ماہِ انور چاندنی

صاف آجائے بہ بُرج ماہِ منور پر سحاب — اور گہن سے تا قیامت بھی نہ نکلے آفتاب
مہربانی کی نظر سے گر نہ دیکھیں بو تراب — گر خدا نا خواستہ ہو ماہ پر چشم عتاب

جو ہرن برگ بسمل سے ہے ہوستہ مضطر چاندنی

حشر کے دن کی مصیبت کو نہ دکھلائے خدا — صاف گھبرا جائینگے بے چین ہو کر انبیا
ہاں ہمارے ہاتھ ہوگا رحمت حق کا لوا — جسکے سر پر سایہ ہو اپنے ہمارے مہر کا

اوسکو ہوگا آفتاب روز محشر چاندنی

آسمان پامال ہو جائے تو اسکا کیا عجب — عالم ایجاد کے بس ہین ازل سے ہم سبب
اہلبیت مصطفے کا حق نہ دکھلاؤ غضب — اختیار اپنا ہے گر چاہین زمین ہو منقلب
جسطرح ہو جائے درہم کھا کے ٹھوکر چاندنی

صاف ناخن چاند مین ترشین تو ہین شکل قمر — ناخن مشکلکشا سے بدر کے عقدے ہین سر
نور حق سے مقتبس ہین مہر و مہ شام و سحر — مصدر نور الٰہی ہون جو ہو مد نظر
ہر سر ناخن سے ہو میری مظفر چاندنی

خرمن اعدا پہ نازل گر مثال برق ہو — صاف دو کر دے زمین و آسمانکا فرق ہو
غرب سے لے ذوالفقار آخر محیط شرق ہو — سرکشو کو آہن و پولاد مین تم غرق ہو
ہے ذرہ مثل کتان تیغ دو پیکر چاندنی

بسکہ اخلاق مجسم تھے وہ شاہ تشنہ کام — گفتگو اعجاز عیسی جس سے تھے وحشی بھی رام
دشمن بیدین بھی سنتے تھے تو ہوتی تھی غلام — کیا فصیح و روشن و شیرین تھے حضرت کے کلام
شیر و شکر آب حیوان قند و گوہر چاندنی

میرے خمسے پر کہین جب پنجتن صل علی — اس سے بہتر کونسا رعنا کی حق مین ہے صلا
دین تو ہے نور علی نور اور بھی نام خدا — حاسدون کو چاہیے قسمت کا ہے باقی گلا
ختم ہے پر کر چکا کلک معتدر چاندنی

نور ایمان ہے جسے کہتے ہین سب حب علی — ہے تو نبی محبوب حق اور وہ نبی کی ہین وصی
گو ولا ہی پنجتن کافی شفاعت کو سہی — تنگی و تاریکی مرقد سے گھبراتا ہے جی
یا علی ہو سوئی جنت میری رہبر چاندنی

تمت

سلام نظام

بسکے پھولون مین سوگھی تھی معطر چاندنی
بنگئی روضے کی خاطر سنگِ مرمر چاندنی
جا نہین سکتی ہی جب روضے کے اندر چاندنی
مجرئی ہی کسلیے حیران و ششدر چاندنی
یون قلق مین ہی درونِ دیدۂ تر چاندنی
تا نہ جسمِ عابدِ بیمار پر گذرے گران
چادرِ مہتاب آخر سیج پھولون کی بنی
روضۂ شاہِ دوعالم مین ہی عالم نور کا
نوریونکے زخمِ تن پر مرہمِ کافور تھی
ظلمتِ زندان مین کام آئی نہ اہلبیت
رفعتِ شانِ خیامِ چرخِ دین حل سے علے
شام کے رستے مین عابد نے یہ دیکھا گرم و سرد
اسی نے ہے طالع جہا نہین نوریون کیواسطے
معجزِ شق القمر کا مدعا روشن ہوا
شامیانِ تیرہ باطن مین عجب اندھیر تھا
کیا منور ہے مزارِ فاتحِ بدر و حنین
حلقۂ ماتم ہے گردِ ماہ یہ ہالہ نہین

قبرِ شہ پر بنگئی پھولون کی چادر چاندنی
قبرِ ماہِ فاطمہ پر ہے مجاور چاندنی
کربلا مین رات بھر رہتی ہی ششدر چاندنی
کس قمر کو ڈھونڈھتی پھرتی ہی گھر گھر چاندنی
جسطرح چھلکے تہِ آبِ سمندر چاندنی
تھی سفر مین نکہتِ گل سے سبکتر چاندنی
جب بچھائی روزِ عقدِ ماہِ شبر چاندنی
شمع کا فوری ہی اندر اور باہر چاندنی
ناریون کے گھاؤ پر بھی مثلِ اخگر چاندنی
کیا جواب احمد کو دیگی روزِ محشر چاندنی
تھا کلس گر ماہ تو خیمے کی چادر چاندنی
دن کو سر پر دھوپ تھی اور شب کو بستر چاندنی
جامِ کوثر ماہ ہوگا اب کوثر چاندنی
نصف لین شبیر اور لین نصف شبر چاندنی
کہتے تھے جائے نہین خیمے کے اندر چاندنی
چاند سے بھی ہی بہت بڑھکر منور چاندنی
ہے صفِ ماتم عزاخانو مین گھر گھر چاندنی

دیر کیا تھی لب ہلا دیتے جو شاہِ تشنہ کام / جام بنتا ماہ اور پانی سمٹ کر چاندنی

فاطمہ صغرا نے خط جب ماہِ حیدر کو لکھا / کربلا مین بن کے آئی کبوتر چاندنی

دی عروسِ ماہِ شبر کو عروسی مین جو تھی / ماہ کو بھر بنگیا اور آبِ گوہر چاندنی

ماہ سے ماہی تلک ہی دھوم جنگِ بدر کی / ماہِ نو تیغِ علی سے ہے عکسِ جوہر چاندنی

ماہِ زہرا کربلا مین شہ کو جب لے چلتے تھے راہ / آ گرے آگے تھی جلوہ ریزی مین بھر چاندنی

جبکہ پنہان خاک مین ماہِ امامت کو کیا / بنگئی بیچ مزارِ ماہِ حیدر چاندنی

روضۂ ماہِ امامت کی سفیدی مین مدام / مثلِ ابرک کے پھر اگرتی ہی پیکر چاندنی

خیمۂ زرنگاریِ شہ پر کلس تھا نقرئی / یا سمٹ کر ہو گئی تھی وہ مسخر چاندنی

آسمانِ احمدِ علی خورشید ماہِ دین امام / جلوۂ نورِ ہدایت ہی یہ گھر گھر چاندنی

ماہ پارون نے جو کی صیقل سلحِ پر بہرِ جنگ / ہل ہنی بھر جلا ہی خود و بکتر چاندنی

جب جلایا شامیون نے خیمۂ ماہِ نبی / ہو گئی سیماب کے مانند مضطر چاندنی

خاک مین ہی چاند سی صورت علی کی ماہ کی / اسلیے دنیا مین ہی اب خاک بر سر چاندنی

ماہ پارے صاحبِ لولاک کی عریان رہے / چاک ہو مثلِ کتانِ جسمِ قمر چاندنی

داغ ہو دل منبرِ گردون پہ ذاکر ہے قمر / فرش ہی بہرِ عزادارانِ اکبر چاندنی

چاہِ نخشب قبرِ مومن حبِ ماہِ دین مین ہے / شمع باہر جلوہ گر ہے اور اندر چاندنی

خاک ہو زندان مین بستر بہرِ اہلِ بوتراب / ای فلک اندھیر ہی فرشِ ستمگر چاندنی

ماہ ہی قندیل ہالہ دامنِ قندیل ہے / شمع کی ضو ہی کہ ہی روضہ کے اندر چاندنی

جو اوجالے صاحبِ شق القمر کے گھر کے ہون / حیف زندان مین ہوا ونکو میسر چاندنی

ہو گئے نوری بھی جینے سے دل برداشتہ / نکلی عاشوری کی شب کو جب مکدر چاندنی

ہین دوامی پنجتن کے چرخ پر پانچون گہر — کہکشان مہر و ثریا ماہ و انور چاندنی
نقل تھے شبیر ماہ مرتضیٰ کے جو ہلال — چار دن کی چار سو تھی ہر قدم پر چاندنی
عترت ماہ امامت پر دوا ہون شام مین — منہ نہ دکھلانے علی کو روز محشر چاندنی
آسمان دین کی ہو بزم عزا مین کیا عجب — شمع کی لو ماہ دامان منور چاندنی
ماہ دامان لگن ہے روضہ پر نور مین — بنگئی ہے شمع کافوری سمٹ کر چاندنی
کربلا مین چرخ نے نعش شہیدان کے لیے — چادر مہ دی اوڑھا کی فرش بستر چاندنی
ہوگیا شق القمر سے طور کوہ بو قبیس — ہے ید بیضا کہ اعجاز پیمبر چاندنی
باغ زہرا کٹ گیا جب چاندنی کی کھیت مین — ہوگئی برباد فوراً مثل صرصر چاندنی
عام یون عالم مین فیض چاردہ معصوم ہے — ایک سی پڑتی ہے جیسے خشک و تر پر چاندنی
ماہتابی پر ہوا طالع جو ماہ فاطمہ — ماہ نے مجرا کیا لوٹی قدم پر چاندنی
ماہ کو اصغر سمجھ کر گیند سے دم کھیلتے — سامنے آتی کبھی پہلوے اصغر چاندنی
عابد بیمار کاہیدہ سے ہے مثل ہلال — کربلا مین ہوگئی گھٹ گھٹ کی لاغر چاندنی
دیکھکر ماہ محرم شاہ فرمانے لگے — اب نہ دنیا مین دکھائیگا مقدر چاندنی
بعد قتل شاہ تیرہ ہوگیا ماہ منیر — جا چھپی ظلمات مین مانند خضر چاندنی
پاسبانی ماہ کرتا تھا در شبیر پر — شب کو دیتی تھی طلایہ گرد لشکر چاندنی
حشر کے آتے ہی تبسم ماہ دین کو آگیا — نور زندان سے ہوئی گویا مکرر چاندنی
نقطے ہین عقد ثریا دائرے ہین شکل ماہ — ہے بیاض وصف شہ مین طرف مسطر چاندنی

نور کے مطلع لکھے رعنا نے وصف شاہ مین
کی عرض معجز بیانی سے مسخر چاندنی

قصیدهٔ غوثیه ناتمام در تعریف شامیانه مزار پُر انوار

زیرِ فرمان ہین مرے آج حدوث و قدم
جی مین آتا ہی نئی ڈالدون طرحِ عالم

دلِ پُر نور مین سے ہے عالمِ وحی یوحی
بس مین ہے معجزهٔ عیسی ابن مریم

میری عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ اللہ
مین نہ عالم مین سماتا ہون نہ مجھمین عالم

کیا عجب ہاتہ سرِ دست ہو یدِ قدرت
لوح محفوظ ہو کاغذ تو بنے کلکِ قلم

نام سے جسکے نشان شرفِ عالم ہی
مجکو وہ نام خدا یاد ہی اسمِ اعظم

جان بیجان مین سن پائے تو آجائی ابھی
دل سے بھرتا ہی سرافیل کا صور اوسکا دم

یعنی محبوبِ خدا سید عبدالقادر
اسمِ اعظم کہو حضرت کو کہ غوث الاعظم

خرقِ عادت مین ہی ہر بات مین اونکی اعجاز
غوثِ ثقلین کے تابع ہی وجود اور عدم

حسنِ صورت کی ہی یہ وجہ کہ وہ ہین حسنی
حسنِ سیرت مین ہین وہ بہتر نسلِ آدم

خلق مین ثانیِ احمد ہین تو خلّت مین خلیل
حلم مین نوح ہین موسی کلیم و عیسی دم

اونکی مدحت تو بڑی بات ہی اوچھوٹا منہ
سایبان کا ہی غنیمت ہی جو ہو وصف رقم

شامیانہ کہین ایسا بھی سنا ہی فرما
تجکو یا رب قسمِ دامنِ پاک مریم

جیسے قرآن سے ہی جامہ کو اوسکو نسبت
واسطہ پاکہ ہی یا ہین غلاف اور حرم

مرقدِ پاک کو شمگیرہ سے نسبت ہی وہی
علم نور ہی روضہ تو وہ اوسکا پرچم

نور بافون نے اوسے تارِ شعاعی سی بنا
خلد سے کرمکِ شب تاب کا لے ابریشم

صبحِ صادق کا ہو جس رنگ سی خیطِ ابیض
نور کی چادرِ مہتاب کا یا ہے عالم

کیا عجب چادرِ مہتاب کتان کو مانند
قالبِ ماہ پہ ہو چاک مثالِ شبنم

قد سے جو چاہیں کہیں فکر ہے اپنی اپنی
دامن چادر تطہیر کیا مین نے رقم

عرض کا اوسکے بیان طول ہے اللہ اللہ
سایبان کی ہے فضا ساحت عرش اعظم

شامیانہ سے ہے یہ فرق لوای احمد
ظل حق وہ ہے تو یہ دامن عصیان امم

اوسکا سایہ ہوا محبوب خدا کا سایہ
سایبان کا ہے جو ہمسایہ تو گلزار ارم

بیل بوٹہ ہے عجب گلشن رضوان جس سے
تا قیامت نہ کبھی بھول کے نکلے آدم

بیخزان ہووے نہ کس رنگ سدا اوسکی بہار
جبکہ سنگیرہ پہ پڑتی ہے ہمیشہ شبنم

کام جان کیون نہ بسین خلق حسن کی بو ہے
آٹھ جنت ہین تو ان دیکھا ہے رشک ارم

کار چوبی پہ ہوا طوبی سدرہ کا گمان
پھوٹ نکلے دم تحریر صفت شاخ قلم

کہکشان وہ ہے تو جھالر ہے مقرر پروین
موتی لٹکائے ہین یا گوہر انجم ہین بہم

کاکل حور سے موتی کی لڑی گوندھی ہے
دیکھا نیسان کا گہر بار ہی مین اوسکی عالم

کان مین لعل ہے اور نہ صدف مین گوہر
شامیانہ مین ٹکی ہی جبھی بھاری بھرکم

دیکھ رنگینی کو ہے انس و ملک مین یہ بحث
تم کہو قوس قزح ہم کہین گلزار ارم

بادریشہ کی ہوئی مجکو جو فکر تشبیہ
ماہ و خورشید ملے لیک ابھی دو ہین کم

معجز شق قمر سے ہوئی اک ماہ کے دو
چار پورے تھے کیا جب نہ نقشہ کو رقم

چوب کو پوچھے تو فرہاد سے کہنا شیرین
طوبی و سدرہ و موسی کا عصا اور قلم

ہیکل حور کو یا ہور کے سلے تار شعاع
رشتہ الفت یعقوب کو کر اوس سے بہم

ڈور گوندھی ہے کہ تار نظر عاشق ہے
کہکشان حبل متین کہیئے کہ زلف پرخم

صرف کا اوسکے قیامت ہے کہ ہوگا نہ حساب
عقل کامل کو نہیں معلوم مصارف کی رقم

خاتمۂ مہر نبوت

نواب نظام الدولہ بہادر کے دیوان سے ہمنے یہ انتخاب حمد و نعت و مناقب منتخب کر کے واسطے فیض عام و تفنن طبع اہل اسلام کے علحدہ طبع کیا ہی گو قلیل و اقل ہی مگر مصداق ما قل و دل ہی جس سے واضح ہے کہ حضرت موصوف عقل اور تدبیر ظاہری یعنی مالی و ملکی مین ہی ممتاز نہین ہین بلکہ نسبت باطن بھی افضال ایزدی سے حاصل ہے- علاوہ امارت وجاہ و منصب خداداد کی آپ نہایت خلیق و یارباش جہان آشنا با وضع بھی ہین جس سے بظاہر حال ہرگز گمان ان صفات باطنی کا نتہا وہ جوان اوراق سے پیدا ہین مگر درحال درویش صفت باش و کلاہ تتری دار سکے آپ مصداق ہین- یہ بڑا وصف ہے کہ آدمی بظاہر اشغال منصبی وغیرہ مین محو رہے اور اودہر تعلقات باطنی جو خدا و رسول سے ساتہ ہین سہو نہون- الحق مردان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند آرے دل بیار و دست بکار اسیکا نام ہی روزمرہ کار نظام والسلام علی من اتبع الہدی

راقم

مہتمم مطبع اودہ اخبار

قطعۂ تاریخ از ضعف العباد گوبند پرشاد فضا

نواب نامدار کا ہے یہ کلام پاک	رعنا تخلص اونکا ہی حصے مین ادب و دین
تاریخ سال طبع یہی لکھ تو اے فضا	ہو ایک صفحہ مہر نبوت کا سے رنگین